سوال

(312)امام کو نماز ختم کرنے کے بعد آیا خیال آیا کہ وہ تو بے وضو تھا اس صورت میں کیا حکم ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

امام نے جماعت کرائی نماز ختم کرنے کے بعد اس کو خیال آیا کہ اس نے بے وضو نماز پڑھائی ہے ایسی صورت میں مقتدیوں کی نماز ہوئی یا نہیں صرف امام نماز دہرائے یا مقتدی بھی ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس مسئلہ میں ائمہ مختلف ہیں ۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ و امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ و امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مقتدیوں کی نماز صحیح ہوگئی ان کو نماز لوٹانے کی ضرورت نہیں ۔
صرف امام کی نماز باطل ہوئی اس لیے فقط وہی نماز دہرائے ۔ یہ تینوں امام اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں ۔
عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلون لکم فان اصابوا فلکم ولھم وان اخطئوا فلکم وعلیھم (احمد و بخاری) قال فی المنتقی وقد صح عن عمرانہ صلی بالناس وھو جنب ولم یعلم فاما دولم یعیدوا وکذلک عثمان وروی عن علی من قولہ رضی اللہ عنہ انتہیٰ قال الحافظ وفی روایۃ لاحمد فان اصابوا الصلوۃ لوقتھا واتموا الرکوع والسجود فھی لکم ولھم فھذا یبین ان المراد ما ھو اعم من اصابۃ الوقت قال ابن المنذر ھذا الحدیث یرد علی من زعم ان صلوۃ الامام اذا فسدت فسدت صلوۃ من خلفہ قال الشوکانی قولہ وان اخطئوا ای ارتکبوا الخطیئۃ ولم یرد الخطاء المقابل للعمد لانہ لا اثم فیہ واستدل بہ البغوی علی انہ یصح صلوۃ المامومین اذا کان امامھم محدثا وعلیہ الاعادۃ قال فی الفتح واستدل بہ غیرہ علی اعم من ذلک وھو صحۃ الائتمام بن یخل بشئی من الصلوۃ وکنا کان او غیرہ اذا اتم الماموم وھو وجہ للشافعیۃ بشرط ان یکون الامام الخلیفۃ او نائبہ والاصح عندھم صحہ الاقتداء الالمن علم انہ ترک واجبا ومنھم من استدل بہ علی الجواز مطلقاً قال الشوکانی وھو الظاہر عن الحدیث ویؤیدہ ما رواہ المصنف عن الثلاثۃ الخلفاء رضی اللہ عنہ انتہیٰ (نیل الاوطار ج ۳ ص ۵۳)
اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک امام اور مقتدی دونوں کی نماز باطل ہوگئی دونوں کو نماز دہرانی چاہیے دلیل میں یہ حدیث پیش کرتے ہیں ۔
«الامام ضامن المؤذن موتمن» (احمد ابو داؤد ترمذی، ابن حبان ابن خزیمہ حاکم عن ابی ھریرۃ)
میرے نزدیک ائمہ ثلثہ کا مسلک راجح اور قوی ہے ۔ (محدث دہلی جلد نمبر ۸ شمارہ نمبر ۸)

فتاویٰ علمائے حدیث

[کتاب الصلاۃ جلد 1 ص 241۔242](#)

محدث فتویٰ